وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِمَّنْ دَعَا إِلَى اللَّهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَقَالَ إِنَّنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ

اس سے بہتر کس کی بات ہو سکتی ہے جو (لوگوں کو) خدا کی طرف بلائے اور اچھے
کام کرے اور کہے کہ میں بھی یقیناً (خدا کے) فرمانبردار بندوں میں سے ہوں

کتاب مستطاب

احسن الفوائد

فی

شرح العقائد

اصل رسالہ اعتقادیہ

از قلم حقیقت رقم

حضرت صدوق العلماء العاملین رئیس الفقہاء والمحدثین جناب
شیخ ابو جعفر محمد بن علی ابن الحسین بن موسیٰ بن بابویہ القمی اعلی اللہ مقامہ

مترجم رسالہ

فاضل محقق مولانا سید منظور حسین بخاری مرحوم

شارح رسالہ

صدر المحققین سلطان المتکلمین سرکار علامہ آیت اللہ الشیخ محمد حسین النجفی مجتہد العصر والزمان مدظلہ

ناشر
منیجر مکتبۃ السبطین ۲۹۶/۹-بی سیٹلائٹ ٹاؤن بلاک بی سرگودھا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ومن احسن قولا ممن دعا الی اللہ وعمل صالحا وقال اننی من المسلمین

[illegible]

کتاب مستطاب

احسن الفوائد
فی
شرح العقائد

جس میں

تمام شیعہ عقائد و مسلمات کو قرآن کریم، احادیث معصومین اور عقل سلیم کی روشنی میں ثابت کیا گیا ہے اور دیگر فرقہ ہائے اسلام کے مقابلہ میں دلائل قاطعہ و براہین ساطعہ سے شیعہ اصول و عقائد کی برتری واضح کی گئی ہے اور ہر موضوع پر ملاحدہ و منکرین کے جملہ شکوک و شبہات کو عقل و نقل اور آثار علوم قدیمہ اور جدیدہ کی روشنی میں رد کیا گیا ہے

مؤلفہ صدوق العلماء الصالحین رئیس الفقہاء والمحدثین حضرت شیخ ابوجعفر محمد بن علی بن الحسین بن موسیٰ بن بابویہ القمی علیہ الرحمۃ

سرکار صدر المحققین سلطان المتکلمین حجۃ الاسلام والمسلمین حضرت علامہ محمد حسین صاحب قبلہ مد ظلہ العالی علی رؤس المومنین

۲۹۶-بی سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

ثنائی پریس بلاک نمبر ۱ سرگودھا

فون 7/1868

ومعصیتہم معصیتی ومن انکر ۲
واحداً منہم فقد انکرنی و
قال الصادقؑ من شک فی کفر
اعدائنا والظالمین لنا فہو کافر
وقال امیر المومنینؑ ما زلت ۱
مظلوماً منذ ولدتنی امی حتی
ان عقیلاً کان یصیبہ الرمد
فیقول لاتذروہ حتی تذروا
علیاً فیذرونی وما بی رمد واعتقاد
فیمن قاتل علیاً قولہٗ من قاتل
علیاً فقد قاتلنی ومن حارب
علیاً فقد حاربنی ومن حاربنی
فقد حارب اللّٰہ وقولہٗ لعلیؑ وفاطمہؑ

اور ان کی نافرمانی میری نافرمانی ہے جو شخص ان میں سے کسی ایک کی امامت کا انکار کرے وہ ایسا ہے کہ گویا اس نے میری نبوت کا انکار کیا ہے۔ امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں جو شخص ہمارے دشمنوں اور جنہوں نے ہم پر ظلم کئے ہیں کے کفر میں شک کرے وہ خود کافر ہے۔ حضرت امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں میری ابتدائے ولادت سے برابر مجھ پر ظلم ہوتا رہا ہے، یہاں تک کہ جب عقیل علم کی آنکھوں میں درد ہوتا تھا تو وہ کہتے پہلے علیؑ کی آنکھوں میں دوا ڈالو، تب میں ڈلواؤں گا اس وقت میری آنکھوں میں دوا ڈال دی جاتی تھی حالانکہ میری آنکھوں میں قطعاً کوئی درد نہ ہوتا تھا۔ حضرت علی علیہ السلام سے جنگ کرنے والوں کے متعلق ہمارا عقیدہ پیغمبرؐ کے اس ارشاد کے مطابق یہ ہے کہ جو جناب علیؑ سے جنگ کرے وہ مجھ سے جنگ کرتا ہے اور مجھ سے لڑائی کرنے والا خدا سے لڑنے والا ہے۔ اسی طرح آنحضرتؐ جناب امیر المومنینؑ، حضرت فاطمہؑ

سب وشتم کا مفہوم ہے دشنام دادن یعنی کسی کو گالی دینا و جنگھا برن لعیہ - این معنا امی ذالک

مذہب شیعہ میں کسی کو گالی دینا جائز نہیں

ہم تو بموجب ارشاد رب العزت ولا تسبوا الذین یدعون من دون اللّٰہ فیسبوا اللّٰہ عدواً

۳ بغیر علم۔ کفار و مشرکین کو بھی سب وشتم کرنا ناجائز سمجھتے ہیں۔ چہ جائیکہ مشاہیر اسلام کو سب وشتم کریں؟ ہاں لعنت جس کے معنی رحمت خداوندی سے دوری کے ہیں، اور تبرا جس کے معنی بیزاری اختیار کرنے کے ہیں۔ یہ اور چیز ہے۔ جس کا جواز قرآن وحدیث اور اکابرین امت کے عمل سے ثابت ہے۔ بہرحال یہ حقیقت ہر قسم کے شک وشبہ سے بالاتر ہے۔ کہ کوئی شخص اس وقت تک درجۂ ایمان پر فائز نہیں ہو سکتا۔ جب تک وہ بانی اسلام ختم رسل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ قدسی صفات کو خدا کے بعد ہر شے سے حتیٰ کہ اپنی جان و اولاد سے زیادہ عزیز و محبوب نہ سمجھتا ہو۔ جیسا کہ ارشادِ قدرت ہے۔ النبیؐ اولیٰ بالمومنین من انفسہم۔ اور خود آنحضرتؐ کا ارشاد ہے۔ لا یؤمن احدکم حتیٰ اکون احب الیہ من ولدہ ووالدہ والناس اجمعین

والحسنؑ والحسینؑ علیهم السلام انا حرب لمن حاربکم وسلم لمن سالمکم واما فاطمة صلوات الله وسلامه علیها فاعتقادنا فیها انها سیدة نساء العالمین الاولین والآخرین وان الله عز وجل یغضب لغضبها ویرضی لرضاها لان الله فطمها وفطم من احبها من النار وانها خرجت من الدنیا ساخطة علی ظالمیها وغاصبی حقها ومن نفی من ابیها ارثها وقال النبی ان فاطمة بضعة منی من آذاها فقد آذانی ومن غاظها فقد غاظنی ومن

اور جناب امام حسن اور امام حسین علیہم السلام کو مخاطب کر کے فرمایا کرتے تھے۔ جو شخص تم سے لڑے گا میری بھی اس سے لڑائی ہے، اور جو تم سے صلح کرے گا، اس سے میری بھی صلح ہے۔ حضرت سیدہ عالم جناب فاطمۃ الزہرا علیہا السلام کے بارے میں ہم عقیدہ رکھتے ہیں کہ وہ مخدومہ تمام زنان اولین و آخرین کی سیدہ و سردار ہیں۔ خداوند عزوجل ان کی ناراضی سے ناراض اور ان کی رضامندی سے رضامند ہوتا ہے۔ کیونکہ اس معصومہ کو خداوند عالم نے نیز ان کے شیعوں کو آتش جہنم سے آزاد کر دیا ہے۔ ہم اس بات کا بھی اعتقاد رکھتے ہیں کہ جناب سیدہ اس حال میں دنیا سے رخصت ہوئیں کہ آپ ان لوگوں پر ناراض تھیں جنہوں نے آپ پر ظلم و ستم کیا آپ کے حق کو غصب کیا اور میراث پدر سے محروم کیا۔ حالانکہ جناب پیغمبر اسلام فرمایا کرتے تھے: فاطمہ میرا ٹکڑا ہے جس نے ان کو اذیت دی اس نے درحقیقت مجھے اذیت دی جس نے ان کو غضبناک کیا اس نے مجھے غضبناک کیا اور جس نے

SIBTAIN.COM

(شفا، قاضی عیاض، کنز العمال وغیرہ) کوئی شخص اس وقت تک مومن کہلا نہیں سکتا جب تک میں اسے اس کی اولاد اس کے والد اور اس کے نفس بلکہ تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہوں۔ اور یہ اصول فطرت ہے کہ محبوب کی ہر شئی محبوب ہوتی ہے اسی لئے دوست دوست کا دوست اور دوست کا دشمن دشمن سمجھا جاتا ہے۔ متنبی کہتا ہے۔ ع

انی وان کان الذی حبیبه • حبیب الی قلبی حبیب حبیبی

مذہب شیعہ میں محبت اصحاب جزو ایمان ہے

بنا بریں یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ رسول اکرمؐ کے محبوب صحابہ کو برا سمجھ کر کوئی شخص مومن کہلا سکے؟ صحابہ کرام کی چند وجوہ سے محبت لازم ہے۔ ایک اس لئے کہ وہ مومن ہیں۔ وکل مؤمن اخوة۔ مومن بھائی بھائی ہیں۔ مومن کی محبت مومن پر واجب و لازم ہے۔ لہٰذا صحابہ کرام کی محبت مومن کا ایمانی فریضہ ہے۔ دوسرے اس لئے کہ صحابہ ناصر اسلام ہیں۔ اور ناصر اسلام ناصر رسولؐ ہیں۔ ظاہر ہے کہ اپنے آقا و ہادی کے ناصر کی محبت فطرتاً لازم ہے۔ سوئم اس لئے کہ صحابہ کرام بوجہ جہاد فی سبیل اللہ محبوب خدا ہیں۔ ان اللہ یحب الذین یقاتلون فی سبیلہ۔ لہٰذا محبوب خدا کی محبت